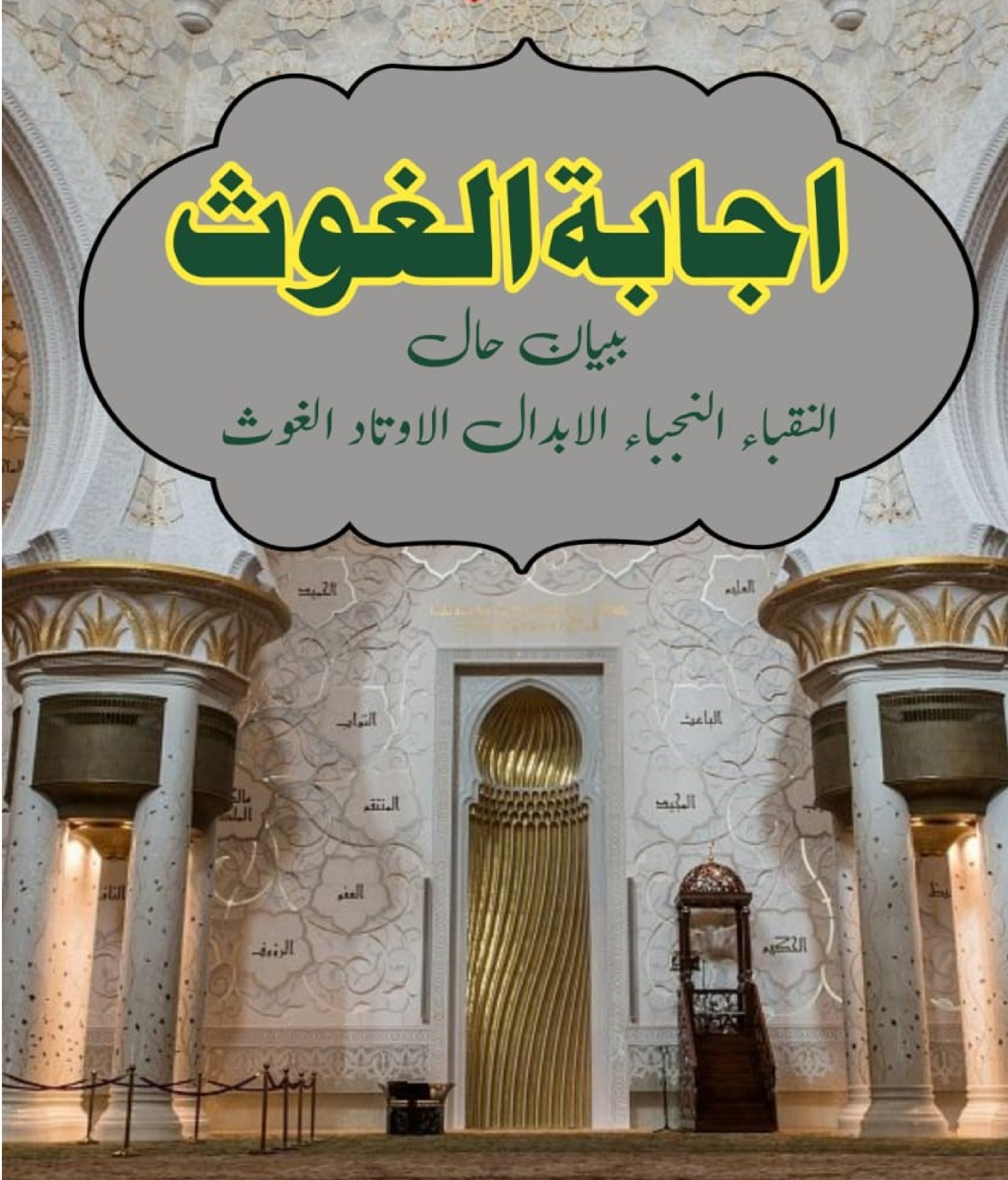

اجابۃ الغوث

ببیان حال

النقباء النجباء الابدال الاوتاد الغوث

حضرت علامہ مولانا کامران مدنی

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ

عنصر رضا جامی

خطبہ

تمام تعریفیں اس کے لئے جس نے امت محمدیہ کو بزرگی کی انواع کے ساتھ مشرف فرمایااور اس امت کو مضبوط شرع اور حکم مبین عطافرمایااور ان کو آسان مسائل کامکلف فرمایااور اسی امت میں سے ایسے بندوں کو چنا جنھوں نے اس کے احکام بجالانے اور اس کی ممنوعہ چیزوں سے بچنے میں جلدی کی یہاں تک کہ انہوں نے اپنی جانوں کو قربان کر دیااور اپنی جانوں کو حیات توحید و تنزیہ کے سمندر میں غرق کر دیااور انہیں میں سے اللہ تعالیٰ نے اوتادو نقباءواقطاب وابدال واخیار اور انجاب کو پیدافرمایاپس اللہ تعالیٰ نے ان نیکوں کے صدقے اپنے کمزور بندوں پر رحم فرمایااور ان میں سے بعض کو ستر وخفاء کی چادریں پہنائی اور ان کو اپنی صفات واسماء کے اسرار کامشاھدہ کروایا اور ان کے دلوں کو اپنی تجلیات کی چمک کے لئے مشکاۃ بنایااور درود وسلام ہو اس پر جو اللہ کے انوار کی چمک سے اور اس کے اسرار وعرفان کے فیض سے حصہ لینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شریعت وھدایت کے سمندر میں غوطہ زن ہونے والے ہیں اور اس کی جود وسخاوت کے پھلوں کو چننے والے ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر جو طریقت میں انتہادرجے کو پہنچے ہوئے ہیں اور ان اولیاء پر جو اس میدان کی طرف سبقت لے جانے میں شہسواروں میں چھپے ہوئے ہیں۔

حمدوثناء کے بعد

پس گناہوں کاقیدی ابن عابدین محمد امین "اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ان کے عیبوں کو چھپائے" اپنے رب سے معافی کی امید رکھتے ہوئے عرض گزار ہے:

سوال نمبر1: رسالے کولکھنے وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: بعض احباب کے قطب کے بارے میں "وہ قطب جو ہر زمانے ہر آن موجود ہوتا ہے اور اسی طرح ابدال ونقباءواقطاب ونجباء کے بارے میں اور ان کی تعداد کے بارے میں" سوال کرنے پر میں نے اس رسالے کو جمع کیاتھاپھر ان حضرات علیاکی بارگاہوں سے اجازت اور ان کی پاکیزہ ارواحوں کو فاتحہ کے ایصال کے بعد مزید کچھ آگے بڑھاامید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خوشبیوں سے ہمیں بھی لطف اندوز فرمائے اور ہم پر ان کی عظیم برکات کو بار بار لوٹائے۔

سوال نمبر 2: مصنف علیہ الرحمہ نے رسالے کو کتنے ابواب پر مرتب کیا نیز رسالے کا کیانام رکھا؟

جواب: علامہ شامی فرماتے ہیں کہ: میں نے جمع مواد کو چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا اور اس کا نام اجابة الغوث ببیان حال النقباء والنجباء والابدال والاوتاد والغوث رکھا اور میں نے ایک نسخہ لکھا اور اس کو اس سائل کی طرف بھیج دیا پھر میں نے مزید کچھ اسی موضوع کے مناسب مواد پایا جس کا ذکر عقل والے اچھا جانے گے تو میں نے پسند کیا کہ روحانی بیمار کی شفاء کے لئے اس مواد کو بھی اسی کے ساتھ ملادوں، بسا اوقات تحریر میں تغییر و تبدیلی ہوتی ہے مگر میں نے اس کا نام و ترتیب وہی باقی رکھی اور "قریب مجیب" سے معاونت کا سوال کیا

باب الاول

فی بیان الاقطاب والابدال والاوتاد والنجباء والنقباء وبیان صفتھم وعددھم ومساکنھم

سوال نمبر 3: اقطاب کی واحد بیان فرمائیں نیز یہ کس سے ماخوذ ہے؟

جواب: اقطاب کی واحد "قطب" ہے اور یہ "قُفُل" کے وزن پر ہے اور یہ "قطب الرحی الحدیدة" سے ماخوذ ہے یعنی وہ لوہا جس کے ارد گرد چکی گھومتی ہے۔

سوال نمبر 4: قطب کی اصطلاحی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان فرمائیں؟

جواب: وہ خلیفہ باطن جو اپنے زمانے والوں کا سردار ہو۔

وجہ تسمیہ: اس کو قطب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تمام مقامات واحوال کا جامع ہوتا ہے اور تمام چیزیں اسی پر گردش کرتیں ہیں یعنی یہ مرد قلندر تمام لوگوں کا مرکز ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: شیخ شرف الدین عمر بن قارض کی شرح تائیہ میں قطب کی کیا تعریف بیان کی گئی ہیں؟

جواب: وہ مرد کامل جو مقام فردیت پر قائم ہو اور اس پر مخلوق کے احوال گردش کرتے ہوں۔

سوال نمبر 6: قطب کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: قطب کی دو قسمیں ہیں:

(1)وہ قطب جو عالم شہادت یعنی دنیا میں مخلوق کے اعتبار سے ہوتا ہے یہ اپنی وفات کے وقت جو ابدال میں سے اس کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس کو خلیفہ بنا دیتا ہے پس اس وقت وہ کامل ابدال اس قطب کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

(2)وہ قطب جو عالم غیب و شہادت میں تمام مخلوق کے اعتبار سے ہوتا ہے اور یہ ابدال میں سے کسی کو خلیفہ نہیں بناتا اور نہ مخلوق میں سے کوئی اس کے قائم مقام ہوتا ہے اور یہ عالم شہادت یعنی دنیا میں یکے بعد دیگرے آنے والے تمام قطبوں کا قطب ہوتا ہے اور نہ ان سے پہلے کوئی ایسا قطب ہوا اور نہ بعد میں ہو گا اور وہ روح مصطفی ﷺ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محبوب اگر تمہیں پیدا کرنا نہ ہوتا تو میں افلاک کو بھی پیدا نہ کرتا۔

سوال نمبر 7: لایخلفہ غیرہ فی ھذا المقام الکامل وان خلفہ فیما دونہ اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: یہاں ایک اعتراض کا جواب دینا مقصود ہے کہ:

اعتراض: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا تو خلفاء راشدین کیسے آپ کے خلیفہ بن گئے؟

جواب: دیا کہ نبوت میں کوئی آپ کا خلیفہ نہیں بن سکتا ہاں ولایت میں بن سکتا ہے جیسے خلفاء راشدین۔

سوال نمبر 8: ابن عربی رحمہ اللہ لفظ قطب کے اطلاق کے بارے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ یاد رہے علماء تصوف نے (چونکہ کتاب تصوف پر مشتمل ہے لہذا علماء تصوف ہی مراد ہوں گے) لفظ قطب کے اطلاق میں وسعت دی ہے لہذا علماء تصوف جس پر بھی کوئی مقام گردش کرتا ہے (یعنی جو ولی ہو) اس کو بھی قطب کہہ دیتے ہیں اور وہ ولی اپنے زمانے میں بقیہ پر اس مرتبے میں منفرد ہوتا ہے اور کبھی کسی شہر کے رئیس کو بھی اس شہر کا قطب اور کسی جماعت کے شیخ کو اس جماعت کا قطب کہہ دیا جاتا ہے لیکن اصطلاحی طور پر بغیر اضافت کے جس کے لئے لفظ قطب بولا جاتا ہے وہ ایک ہی ہے اور وہی غوث بھی ہوتا ہے اور اپنے زمانے میں جماعت اولیاء کا سردار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 9: قطب الاقطاب کے خلیفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: قطب الاقطاب کے خلیفہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) وہ جو ظاہری اور باطنی طور پر خلیفہ ہوتے ہیں جیسے خلفاء راشدین۔

(2) وہ جو فقط باطنی خلیفہ ہوتے ہیں جیسے کثیر قطب باطنی خلیفہ ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 10: رجال غیب کو رجال غیب کیوں کہا جاتا ہے نیز ان کا سردار کون ہوتا ہے؟

جواب: ابن حجر فرماتے ہیں کہ: ان کو اس لیے رجال غیب کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ ان کو نہیں پہچانتے اور ان کا سردار قطب و غوث فرد جامع ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے چاروں کناروں یعنی مشرق و مغرب و شمال و جنوب میں گھومنے کی طاقت دی ہوتی ہے جیسے آسمان افق سماوی میں گھومتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے احوال کو خاص وعام سے چھپا کے رکھتا ہے اور وہ غوث و قطب عالم کو جاہل و بے وقوف اور چھوڑنے والے کو پکڑنے والا، قریب کو بعید، آسان کو مشکل، بے خوف کو خوف والا گمان کرتا ہے اور اولیاء کے درمیان اس کا مقام ایسے ہوتا ہے جیسے دائرے میں اس کے مرکزی نقطے کا اور اسی کے ساتھ دنیا کی درستگی وابستہ ہے۔

سوال نمبر 11: ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے نزدیک زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قطب الابدال کون تھے؟

جواب: معدن العدنی فی اویس قرنی میں ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے گمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابدال کے قطب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

سوال نمبر 12: سب سے پہلے قطب کون نیز صحابہ کرام کے زمانے کے بعد قطب کون تھے؟

جواب: صوفیہ میں سے علامہ تونسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے مقام قطبیت پر فائز ہونے والی شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ الزہرہ ہیں اور اس سے پہلے کسی کو بھی مقام قطبیت پر نہیں جانا گیا، اور عصرِ صحابہ کے بعد سب سے پہلے قطب عمر ثانی حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تھے۔

سوال نمبر 13: قطب کی وفات کے بعد اس کا خلیفہ کون بنتا ہے؟

جواب: قطب کی وفات کے بعد دو اماموں میں سے ایک اس کا خلیفہ بنتا ہے کیونکہ دونوں وزیر کے قائم مقام ہوتے ہیں ان میں سے ایک تو عالم ملکوت کے مشاہدے پر جبکہ دوسرا عالم دنیا کے مشاہدے پر کاربند ہوتا ہے اور عالم ملکوت کا مشاہدہ کرنے والا مقام کے اعتبار سے دوسرے سے افضل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 14: ابدال کس کی جمع ہے نیز اس کی وجہ تسمیہ بیان فرمائیں؟

جواب: ابدال "بدل" کی جمع ہے۔

وجہ تسمیہ: ابدال کو ابدال کہنے کی مختلف وجوہات ہیں جن میں سے تین یہ ہیں:

(1) اس کو ابدال اس لئے کہتے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بدلے دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے۔

(2) کیونکہ انہوں نے اپنے برے اخلاق کو بدل دیا اور اللہ کی رضا پر راضی ہو گئے یہاں تک کہ ان کے برے اخلاق اچھے ہو گئے اور وہ اچھے اخلاق ان کے اعمال کا زیور بن گئے۔

(3) کیونکہ ابدال انبیاء کرام علیہم السلام کے خلیفہ ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں آئے گا۔

سوال نمبر 15: جب ابدال کسی دوسری جگہ جاتا ہے تو اپنے پیچھے کس کو چھوڑ کر جاتا ہے؟

جواب: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی ابدال ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتا ہے تو وہاں ایک ایسی روحانی حقیقت چھوڑ جاتا ہے تو اس جگہ و شہر کی تمام روحیں اس جگہ جمع ہوتی ہیں جہاں سے ابدال گیا تھا پھر اگر وہاں کے لوگ اس کے دیدار کے لئے زیادہ اشتیاق رکھتے ہوں تو وہ حقیقت روحانی جس کو ابدال نے چھوڑا تھا لباس جسمانی میں آکر لوگوں سے کلام کرتی ہے اور لوگ اس سے کلام کرتے ہیں حالانکہ وہ ابدال ان کی نظروں سے غائب ہوتا ہے۔

سوال نمبر 16: ابدال سے کون لوگ مراد ہیں امام قاشانی کی شرح تائیہ کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ ابدال سے اہل محبت و کشف اور اہل مشاهده و حضور کا وہ گروہ مراد ہے جو رضائے الٰہی کے لئے لوگوں کو توحید و اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور ان کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقے بندوں اور شہر والوں پر رحم فرماتا ہے اور ان کے صدقے لوگوں سے بلاؤں و فساد کو دور فرماتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے
کہ: جب میرا بندہ زیادہ تر میرے ساتھ مشغول رہتا ہے تو میں اس کے ارادے اور لذت کو اپنے ذکر میں لگا دیتا ہوں پس جب میں اس کے ارادے اور لذت کو اپنے ذکر میں رکھ دیتا ہوں تو میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرنے لگ جاتا ہے اور میں اپنے اور اس کے مابین تمام پردوں کا ہٹا دیتا ہوں، جب لوگ سہو میں مبتلا ہوتے ہیں اسے سہو نہیں ہوتا انہی لوگوں کا کلام انبیاء کرام کے کلام کی طرح ہیں اور یہی لوگ سچے ابدال ہیں اور جب میں زمین والوں کو سزا و عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان میں ابدالوں پر نظر کرتا ہوں تو ان کے صدقے سے زمین والوں سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔

سوال نمبر 17: ابدال کی تعداد بیان فرمائیں نیز ان کے درجات کی ترتیب واضح فرمائیں؟

جواب: ہر زمانے میں چالیس ابدال ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک مخصوص درجہ ہوتا ہے، ان کا پہلا درجہ صالحین کا آخری درجہ ہوتا ہے اور صالحین کا آخری درجہ قطب کا پہلا درجہ ہوتا ہے یعنی جہاں سے ابدال کی ابتدا ہوتی ہے وہاں سے صالحین کی انتہاء ہوتی ہے اور جہاں سے صالحین کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے قطب کی ابتدا ہوتی ہے، جب کبھی ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ابدال کی جگہ پر اس کے ماتحت کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے زیادہ قریب ہوتا ہے، اور ہر اس ابدال کا تبادلہ کیا جاتا ہے جو اس سے درجے میں کم ہوتا ہے اور صالحین میں جو پہلے درجے والا ہوتا ہے ابدال کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے اور یہ تعداد ہمیشہ کامل رہے گی یہاں تک کے قیامت آئے جائے گی اور ان سب کی روحوں کو قبض کر لیا جائے گا جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔

سوال نمبر 18: حدیث ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشنی میں ابدال کے اوصاف بیان فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ کچھ بندے ایسے ہیں جن کو ابدال کہا جاتا ہے اور وہ انبیاء کرام کے خلیفہ ہیں اور یہ لوگ زمین کے اوتاد ہیں جب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سے ایک قوم کو انبیاء کرام علیہم السلام کی جگہ مقرر فرما دیا، اور اے میرے بھائی جان لے کہ (1) یہ لوگ کسی بھی چیز پر لعنت نہیں کرتے (2) اور نہ کسی کو تکلیف دیتے (3) اور نہ کسی کو حقیر جانتے (4) اور نہ ہی کسی پر تکبر کرتے (5) اور نہ کسی سے حسد کرتے ہیں (6) اور نہ ہی دنیا کے حریص ہوتے ہیں (7) اور لوگوں سے بڑھ کر پاکیزہ ہوتے ہیں (8) اور طبیعت کے نرم خو اور سب سے بڑھ کر سخی ہوتے ہیں بلکہ سخاوت تو ان کی علامت ہوتی ہے اور خندہ پیشانی ان کی عادت کریمہ اور سلامتی ان کا وصف ہوتی ہے (9) اور یہ ایسے نہیں کہ آج خوف خدا غالب ہو کل غفلت میں ہوں بلکہ ہمیشہ اپنے حالت ظاہری پر رہتے ہیں اور رب تعالیٰ اور ان کے مابین کے معمولات کو خطرناک ہوائیں اور سرکش گھوڑے بھی متزلزل نہیں کر سکتے (10) اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق اور آخرت کی راحت پانے میں ترقی کی طرف چڑتے ہیں (11) اور ان کے قدم نیک اعمال میں آگے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ: یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

سوال نمبر 19: ابدالوں کو لوگوں میں کس وجہ سے فضلیت حاصل ہے حدیث ابو درداء کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ ابدال لوگوں میں کثرت نماز و روزہ اور حسن صورت کی وجہ سے افضل نہیں بلکہ (1) سچے تقوے (2) اور اچھی نیت (3) اور تمام مسلمانوں کے کینہ سے دل کے صاف ہونے کی وجہ سے فضلیت حاصل ہے اور یہ صبر کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں اور ایسی عاجزی کے ذریعے جس میں ذلت نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور اپنے لئے خاص فرما دیا۔

سوال نمبر 20: ابدالوں کی تعداد کتنی ہے نیز ان میں سے کتنوں کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یقین کی مثل پر ہوتے ہیں؟

جواب: ان کی تعداد چالیس ہے اور ان میں سے تیس کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یقین کی مثل پر ہوتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے خلیفہ کو اس کی جگہ پر مقرر فرما دیتا ہے۔

سوال نمبر 21:قال الروی :قلت :یا الدرداء ما سمعت بصفة اشد علی من ھذہ الصفة فکیف لی ان ابلغھا اس عبارت کی کتاب میں دیئے گئے جواب کے ساتھ فرمائیں ؟

جواب: روای نے حدیث سن کر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی: یاسیدی میں نے جو صفات سنیں ہیں وہ تو میرے لئے تو بہت مشکل ہیں میں ان کو کیسے پاسکوں گا؟

فرمایا: کوئی مشکل نہیں !تم دنیا سے نفرت کرنے لگ جاو تو جب تم دنیا سے نفرت کروں گے آخرت کی محبت کی طرف تمہاری توجہ بڑھ جائے گی، جس قدر آخرت سے محبت ہو گی اسی قدر دنیا سے بے رغبتی نصیب ہو گی اور جس قدر دنیا سے زہد و بے رغبتی نصیب ہو گی اسی قدر تمہیں بصارت نصیب ہو گی جو تمہارے لئے نفع مند ہو گی پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے حسن طلب کو ملاحظہ فرماتا ہے تو اس پر سیدھے راستوں کو واضح فرما دیتا ہے اور اسے اپنی حفاظت میں داخل فرمالیتا، تو جان اے میرے بھتیجے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں ہے کہ: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ: بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔ یحی بن کثیر فرماتے ہیں: ہم نے اس میں غور و فکر کیا کہ لذت پانے والے اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی تلاش جیسی لذت کہی سے نہ پاسکے گے۔

سوال نمبر 22: ابن عربی رحمہ اللہ نے اپنے کتاب حلیۃ الابدال میں کس کا واقعہ ذکر فرمایا ہے نیز واقعہ بھی بیان فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ مجھے میرے صاحب نے بتایا کہ: میں ایک رات اپنے اذکار و وظائف ختم کر کے مصلے پر بیٹھا اپنے سر کو گھٹنوں پہ رکھے ذکر الہٰی کر رہا تھا کہ اچانک میں نے کسی شخص کے اندر آنے کو محسوس کیا تو اس نے میرے نیچے سے مصلا کھینچ لیا اور اس کے عوض چٹائی بچھا دی اور کہا: آپ اس پر نماز پڑھے، مجھے بڑی حیرانگی ہوئی اور میرے گھر کا دروازہ بھی بند تھا تو تنہا ہونے کی وجہ سے میں خوف زدہ ہو گیا تو اس نے مجھ سے کہا: جو اللہ سے محبت کرتے ہیں وہ گھبرایا نہیں کرتے، پھر مجھے ایک آواز الہام کی گئی تو میں نے پوچھا: یاسیدی یہ بتائے کہ ابدال "ابدال" کیسے بنتا ہے؟

فرمایا: ان چار چیزوں کی وجہ سے جو ابو طالب مکی نے قوت القلوب میں ذکر فرمائی ہیں یعنی خاموشی، گوشہ نشینی ،بھوک اور راتوں کو جاگنا پھر وہ بزرگ چلے گئے، میں نہیں جان سکا کہ وہ کہاں سے داخل ہوئے اور کہاں سے گئے حالانکہ میر ادروازہ تو بند تھا۔

ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ ابدال میں سے تھے اور ان کا نام معاذ بن اشرس تھا اور مذکورہ چار چیزیں اس عمدہ راستے کے ستون وبنیاد ہیں، جس کو ان اوصاف میں حصہ نہیں اس کا ابدالیت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ شخص اللہ کی راہ سے دور ہے۔

سوال نمبر 23: یا من اراد منازل الابدال من غیر قصد منه للاعمال یہ کس کا شعر ہے نیز کتاب میں موجود بقیہ اشعار کا بھی مفہوم واضح فرمائیں؟

جواب: یہ علامہ شامی علیہ الرحمہ کا شعر ہے:

فرمایا کہ: اے وہ شخص جو ابدالوں کے اعمال کا قصد کیے بغیر ابدالوں کے منازل کو پانے کا ارادہ رکھتا ہے اس مقام کی لالچ نہ کر اگر حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ تو اس کے اہل میں سے ہی نہیں ہے اور اپنے دل سے خاموشی کو لازم کر اور سوائے حبیب عالی کے ہر اس شے سے جدا ہو جا جو تیرے قریب تر ہے، اور جب تم شب بیداری کر لوگے اور بھوک بھی برداشت کر لوگے تو اس مقام کو پالوگے اور سفر و حضر میں بھی ان ابدالوں کی صحبت سے لطف اندوز ہو جاؤں گے، یادرکھ بیت الولایت کے ستون تقسیم کر دیئے گئے اور اس معاملے میں ابدال ہمارے سردار ہیں، اور تو ہمیشہ خاموشی کو لازم پکڑ اور بھوک وشب بیداری اپنائے رکھ انشاء اللہ بلند مقام کو پالوگے۔

سوال نمبر 24: اوتاد کس کی جمع ہے نیز اس بارے میں ابن عربی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اوتاد "وتد" کی جمع ہے اور وتد کسرہ وفتح دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے،

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اوتاد کی "جبال" سے بھی تعبیر کی جاتی ہے جیسا کہ رب تعالیٰ کا فرمان: اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا: اور پہاڑوں کو میخیں،

کیونکہ اوتاد کا دنیامیں وہی مقام و مرتبہ اور حیثیت ہے جو پہاڑوں کی زمین میں ہے کہ پہاڑ زمین کو کسی بھی جہت کی طرف جھکنے سے روکے ہوئے ہیں اسی طرح اوتاد بھی دنیاوی معاملات کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 25: اوتاد کی ہر زمانے میں کتنی تعداد ہوتی ہے نیز ان کی کہاں کہاں ذمہ داریاں ہیں؟

جواب: شہاب منینی علامہ مناوی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں چار اوتاد ضرور ہوتے ہیں نہ کم ہوتے ہیں نہ اس سے بڑھتے ہیں ان میں سے ایک کے ذریعے اللہ تعالیٰ مشرق کی حفاظت فرمارہا ہے اور دوسرے کے ذریعے مغرب کی، تیسرے کے ذریعے جنوب کی اور چوتھے کے ذریعے شمال کی حفاظت فرمارہا ہے۔

سوال نمبر 26: ابن عربی رحمہ اللہ کے قول: ولکل وتد من الاوتاد الاربعة رکن من ارکان البیت کی تفصیلا وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ: اوتاد میں سے ہر ایک بیت اللہ شریف کا رکن ہے اور سب کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہیں پس جو حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر ہے اس کے لئے رکن شامی ہے اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہے اس کے لئے رکن عراقی ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہے اس کے لئے رکن یمانی ہے اور جو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر ہے اس کے لئے رکن حجر اسود ہے، جو اللہ کے کرم سے ہمیں بھی نصیب ہے۔

سوال نمبر 27: نجیب کی جمع بیان فرمائیں نیز اس کی جمع انجاب لانے کی وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: نجیب کی جمع نجباء آتی ہے جیسے کریم کی کرماء آتی ہے اور اس کی جمع "انجاب" خلاف قیاس آتی ہے ابدال واقطاب کے قریب ہونے کی وجہ سے کہ جیسے قطب وبدل کی جمع اقطاب وابدال آتی ہے اسی طرح نجیب کی جمع انجاب آتی ہے۔

سوال نمبر 28: نجباء کی تعداد کتنی ہوتی ہے نیز ان کا مقام کونسا ہے؟

جواب: ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں نجباء کی تعداد آٹھ رہتی ہے نہ اس سے کم ہوتے ہیں نہ زیادہ، اور ان کا مقام کرسی ہے یہ اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

سوال نمبر 29: نجباء کی چند صفات بیان فرمائیں؟

جواب: (1) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آٹھوں صفات کو جاننے کے اہل ہوتے ہیں "سات تو مشہور ہیں جیسے علم و قدرت و سمع بصر وغیرہ اور آٹھویں ادراک ہے" (2) اور یہ لوگ کشف کے ذریعے ستاروں کے چلنے کے علم میں ماہر ہوتے ہیں اور علماء کرام کے ہاں جو سیاروں کو جاننے کا علم ہے اس کے ذریعے سیاروں کے علم پر مطلع ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 30: نقباء کی واحد بیان فرمائیں نیز عریف کا معنی بیان فرمائیں؟

جواب: نقباء کی واحد "نقیب" آتی ہے اور صحاح میں فرمایا کہ: نقیب عریف کو کہتے ہیں اور عریف اس کو کہتے ہیں جو قوم کا شاھد اور ذمہ دار ہو۔

سوال نمبر 31: نقباء اور نجباء کس فلک کا احاطہ کئے ہوتے ہیں؟

جواب: ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نقباء ایسی شخصیات ہیں جو نویں فلک کے علم کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور نجباء آٹھویں فلک کے علم کا احاطہ کئے ہوتے ہیں جو نویں کے نیچے ہوتا ہے۔

سوال نمبر 32: نقباء کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟

جواب: ہر زمانے میں نقباء کی تعداد بارہ ہوتی ہے اس سے نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ۔

سوال نمبر 33: نقباء کے اوصاف بیان فرمائیں؟

جواب: ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نقباء کی تعداد بارہ برجوں کے مطابق بارہ ہے، (1) ہر نقیب ایک ایک برج کی خاصیت کو جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو اس مقام میں اسرار و تاثیرات ودیعت فرمائی ہیں اس کو بھی جانتا ہے (2) اسی طرح جو سیارے ٹوٹتے اور ثابت رہتے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں کیونکہ ثوابت کے لئے بھی حرکات اور بروج میں قطع برید ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ان کے حسن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی کیونکہ یہ قطع وبرید ہزاروں سالوں میں جا کر ہوتی ہے اور ستاروں کی گردش کو دیکھنے والے افراد اس قطع وبرید کا مشاھدہ کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 34: نقباء کن کن علوم سے واقف ہوتے ہیں نیز کیا شیطان کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان نقباء کو تمام نازل شدہ شریعتوں کے علوم عطا فرمائے اور یہ نفس کی پوشیدہ اور ھلاک و برباد کرنی والی اور اس کے مکر و فریب اور دھوکے کو جانتے ہیں اور شیطان ان کے ہاں بلکل عیاں ہے یہاں تک کہ یہ شیطان کے ان معاملات کو بھی جانتے ہیں جس کو وہ خود نہیں جانتا۔

سوال نمبر 35: قسم یقال لہ: الافراد: ذکرھم العارف ابن عربی فی بعض کتبہ اس عبارت کی مکمل وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ اولیاء کی ایک قسم جن کو افراد کہا جاتا ہے ابن عربی نے اپنی بعض کتب میں ان کا بھی تذکرہ یہ خیر کیا ہے اور فرمایا: ان کی مثال ان اہم ملائکہ کی طرح ہے جو مقربین میں سے ہیں اور وہ ہر وقت اللہ جل جلالہ کی بارگاہ بے کس پنا میں حاضر رہتے اس کے سواء کسی کو نہیں جانتے اور انہوں نے جو معرفت الٰہی حاصل کرلی ہے اس کے سواء کسی کا مشاھدہ نہیں کرتے یہاں تک کہ ان کی اپنی جانوں کو بھی ان کی ذات کا معلوم نہیں بہر حال حقیقت یہ ہے کہ ان کو ان کے سواء کوئی نہیں جانتا اور ان کا مقام صدیقیت اور نبوت کا مابین ہے۔

فصل

فی الکلام فی عددھم وبیان مساکنھم

سوال نمبر 36: امام برھان ابراہیم لقانی نے اولیاء کی جو تعداد اور ان کے مساکن بیان فرمائیں ہیں ان کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ نقباء: ان کی تعداد تین سو ہے اور ان کا مسکن مغرب ہے۔

نجباء: ان کی تعداد ستر ہے اور ان کا مقام مصر ہے۔

ابدال: ان کی تعداد چالیس ہے اور ان کا مقام شام ہے۔

اخیار: ان کی تعداد سات ہے زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں ان کا کوئی مسکن معین نہیں۔

عمد: ان کی تعداد چار ہے ان کو اوتاد بھی کہا جاتا ہے یہ زمین کے کناروں میں رہتے ہیں۔

غوث: یہ فقط ایک ہی ہے اس کا مسکن مکہ شریف ہے۔

سوال نمبر 37: جب لوگوں کو کوئی معاملہ در پیش ہوتا ہے اور ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کون دعا کرتا ہے؟

جواب: جب لوگوں کو کوئی حاجت در پیش آتی ہے تو نقباء پھر نجباء پھر ابدال پھر اخیار پھر عمد گڑگڑا دعا کرتے ہیں اگر دعا قبول کر لی جائے تو فبہا ورنہ غوث گڑگڑا کا دعا کرتا ہے غوث کی شان کہ سوال پورا ہونے سے پہلے اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

سوال نمبر 38: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو زمین نے رب کی بارگاہ میں کیا عرض و معروض کی تھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں؟

جواب: ابو بکر مطوعی اس سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت اور ان سے کلام کیا چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جان لیجئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا تو زمین روئی اور عرض گزار ہوئی: اے میرے رب اے میرے مولا و سردار اب قیامت تک میرے اوپر کوئی نبی چہل قدمی نہ فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی:

میں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تمہارے اوپر ایسے لوگوں کو پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کرام علیہم السلام کے دلوں پر ہوں گے اور میں تمہیں تا قیامت ایسی شخصیات سے محروم نہیں کروں گا تو زمین عرض گزار ہوئی: وہ کتنے ہوں گے!

رب تعالیٰ نے فرمایا: وہ تین سو اولیاء ہوں گے اور ستر نجباء، چالیس اوتاد، دس نقباء، سات عرفاء، تین مختار اور ایک غوث ہو گا ان میں سے جب کوئی فوت ہو جائے گا تو تین میں سے ایک کو غوث بنا دیا جاتا ہے اور تین کی کمی سات میں سے ایک کے ساتھ پوری کر دی جاتی ہے اور سات کی دس والوں میں سے اور دس والوں کی چالیس والوں سے اور چالیس والوں کی ستر والوں سے اور ستر والوں کی تین سو میں سے اور تین سو میں سے جب کوئی فوت ہو جائے تو

مخلوق میں سے کسی کو منتخب کیا جاتا ہے اور یہ معاملہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا یہاں تک صور پھونک دیا جائے گا۔

سوال نمبر 39: بعض جگہ اولیاء کی مختلف تعداد آئی جبکہ بعض جگہ مختلف جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہیں ان میں تطبیق کیسے ممکن ہے؟

جواب: یاد رہے ان کی صحیح تعداد کتنی ہے اس کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے بہر حال یہاں تین تطبیقیں دی گئی ہیں:

(1) جس نے اکثر ابدال کا ذکر کیا تو اس نے تمام کو بیان کر دیا اور جس نے کم کا ذکر کیا اس نے ان اولیاء کے سرداروں کا ذکر کیا یعنی ان کے سرداروں کو مراد لیا۔

(2) ان میں سے جو بقیہ کی بنسبت راسخ القدم تھے انہی ہستیوں کی تعداد بتائی گئی۔

(3) بعض نے یہ بھی جواب دیا کہ صحیح روایت سے ان کی تعداد نہیں سمجھی گئی، لیکن یہ جواب ضعیف محسوس ہوتا ہے کیونکہ ان کی تعداد مقید ہے نہ بڑھتی ہے نہ کم ہوتی ہے۔

الباب الثانی

فیما ورد فیھم من الآثار النبویة الدالة علی وجودھم فضلھم علی سائر البریة

سوال نمبر 40: اہل شام کو گالی دینے سے کیوں منع کیا گیا؟

جواب: مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتسبوا اھل الشام فان فیھم الابدال یعنی اہل شام والوں کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال تشریف فرماہیں۔

سوال نمبر 41: کیا اہل شام کے ظالموں کو گالی دی جاسکتی ہے حدیث پاک کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: مرفوع حدیث پاک ہے کہ شام کے ظالموں کو گالی دو، دوسری روایت میں ہے کہ سب کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال تشریف فرماہیں جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ ابدال شام میں ہے اور نجباء کوفہ میں ہوتے

ہیں دوسری روایت میں ہے کہ اوتاد کوفہ میں ہوتے ہیں اور ابدال اہل شام میں رہتے ہیں دوسری روایت میں ہے کہ نجباء مصر میں رہتے ہیں اخیار اہل عراق والوں میں سے ہیں اور قطب یمن رہتے ہیں اور ابدال شام میں بہرحال روایات مختلف ہیں۔

سوال نمبر 42:فی روایۃ نجباء بمصر وفی روایۃ والنجباء بالکوفۃ ان دونوں روایتوں سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: دونوں روایتیں اس بات کا فائدہ دیتی ہیں کہ نجباء کا کوئی مقام مخصوص نہیں کبھی کوفہ میں تو کبھی مصر میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 43: کن کی برکت سے بارش نازل ہوتی اور دشمنوں کے خلاف فتح ہوتی اور عذاب ٹلتے ہیں؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ابدال شام میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور یہ چالیس مرد ہیں ان کی برکت سے بارش نازل ہوتی، دشمنوں کے خلاف فتح نصیب ہوتی اور اہل شام سے ان کی برکت سے عذاب کو پھیر دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 44:ولاینافی تقیید النصرۃ ھنا باھل الشام اطلاقھا فی الاحادیث الاخر؛لان نصرتھم لمن ھم فی جوارھم اتم وان کانت اعم اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: یہاں دو حدیثوں میں تطبیق بیان کرنا مقصود ہے کہ ایک حدیث آیا کہ ان کی برکت سے اہل شام کی مدد کی جاتی ہے جبکہ دوسری حدیث میں مطلقا فرمایا گیا کہ ان کی برکت سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، اس کی تطبیق یہ ہے کہ کیونکہ خصوصاً ان کی مدد ان کے لئے ہے جو ان کے قرب وجوار میں رہتے ہیں جیسے اہل شام ان کے زیادہ قریب ہیں اور عمومی طور پر ان کی برکت سے سب کی مدد کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 45: حدیث کی روشنی میں ابدالوں کے اوصاف بیان فرمائیں؟

جواب: امام ابن ابی دنیا ان سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابدال کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چالیس مرد ہیں راوی کہتے میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حلیہ بھی بیان فرمادیں تو فرمایا: (1) وہ طعن وتشنیع کرنے والے نہیں ہوتے

(2)اور نہ سنت کے خلاف چلنے والے ہوتے ہیں (3)اور نہ ہی لوگوں کے معمالات کی ٹو میں پڑنے والے ہوتے ہیں اور انہوں نے بلند مقام کثرت صلاۃ وصیام اور صدقہ کی وجہ سے نہیں پایا بلکہ نفس کی سخاوت اور دل کی سلامتی اور اپنے ائمہ کہ پیروی سے پایا۔

سوال 46: ابدال کتنے مرد ہیں نیز ان میں سے شام اور عراق میں کتنے رہتے ہیں؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ابدال چالیس مرد ہیں ان میں سے بائیس شام میں رہتے ہیں اور اٹھارہ عراق میں رہتے ہیں جب بھی ان میں کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو مقرر فرمادیتا ہے جب قیامت آئے گی سب کی روح قبض کرلی جائے گی پس اس وقت قیامت قائم ہوگی۔

سوال نمبر 47: کیا عورتیں بھی ابدال ہوتیں ہیں حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: جی ہاں! جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ ابدال چالیس مرد ہیں اور چالیس عورتیں ہیں جب بھی ان میں سے کسی مرد کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے مرد کو اس کی جگہ ابدال بنادیتا ہے اسی طرح جب کوئی عورت فوت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دوسری عورت کو اس کی جگہ ابدال بنادیتا ہے۔

سوال نمبر 48: کن لوگوں سے زمین کبھی خالی نہ ہوگی حدیث پاک کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی مانند چالیس افراد سے زمین خالی نہیں رہتی ان ہی کی برکت سے تمہیں پانی دیا جاتا ہے اور انہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور ان میں سے جب کوئی انتقال کرتا ہے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو مقرر فرمادیتا ہے۔

سوال نمبر 49: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کے بارے میں فرمایا کہ یہ ابدال میں سے ہیں؟

جواب: حضرت قتادہ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ابدال میں سے ہیں۔

سوال نمبر 50: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین کتنے اشخاص سے خالی نہ رہی؟

جواب: ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین سات اشخاص سے خالی نہ رہی ایسے سات اشخاص جن کی برکت سے اللہ زمین والوں سے بلائے دور فرماتا ہے۔

سوال نمبر 51: ہر زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین امتی کتنے ہوں گے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر زمانے میں میری امت کے منتخب لوگ پانچ سو ہوں گے اور ابدال چالیس ہوں گے پس نہ پانچ سو میں کمی ہوگی نہ چالیس میں، جب ابدال میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے کسی کو اس جگہ پر مقرر فرما دیتا ہے اور ان میں سے ایک کو چالیس میں داخل فرما کر ابدال کا مقام عطا فرماتا ہے۔

سوال نمبر 52: اولیاء اللہ میں سے کتنے کن کن کے دلوں پر ہیں؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے تین سو کو منتخب فرمایا جن کے قلوب قلب آدم علیہ السلام پر ہیں اور چالیس کے قلوب قلب ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور پانچ کے قلوب قلب جبریل علیہ السلام پر اور تین کے میکائیل علیہ السلام کے دل پر اور ایک کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے پس جب یہ ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک کو اس کے مقام پر فائز فرما دیتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات میں سے ایک کو اس کے مقام پر مقرر فرما دیتا ہے اور جب چالیس میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین سو میں سے کسی ایک کو اس کے مقام پر مقرر فرما دیتا ہے اور جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو عام لوگوں میں سے کسی کو اس کو مقام پر فائز فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان اولیاء کی برکت سے زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور کھیتیاں اگاتا اور بلاؤں کو دفع فرماتا ہے۔

سوال نمبر 53: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب سوال کیا گیا کہ ان کی برکت سے کیسے زندہ کیا جاتا اور کیسے موت دی جاتی ہے تو جواب میں کیا فرمایا؟

جواب: فرمایا کہ کیونکہ یہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ سے امت کے کثیر ہونے کا سوال کرتے ہیں تو امت ان کی دعاؤں سے بڑھ جاتی ہے یوں ان کی برکت سے زندہ کئے جاتے ہیں اور ظالموں کے خلاف بددعا کرتے ہیں تو ان کو مٹا دیا

جاتا ہے اور یہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے تو ان کو سیر اب کر دیا جاتا ہے اور کھیتوں کے بارے میں دعا کرتے ہیں تو زمین ان کے لئے اشیاء اگا دیتی ہے اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے طرح طرح کی بلاؤں کو دفع فرما دیتا ہے۔

سوال نمبر 54: یہ کیوں نہ ذکر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی کوئی ہے؟

جواب: کیونکہ دونوں جہاں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے بڑھ کر عزت وشرافت وبزرگی واکرم و لطیف دل والا رب تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں فرمایا پس انبیاء وملائکہ واولیاء کے دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بنسبت ایسے ہیں جیسے تمام ستارے سورج کی روشنی کی بنسبت ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تمام صفات کا مظہر ہیں بخلاف بقیہ کے کہ انبیاء کرام مخلوق پر تجلیات کی صورت میں اللہ کی بعض صفات کا مظہر ہیں۔

سوال نمبر 55: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر کسی کے نہ ہونے کے بارے میں علامہ شامی صاحب کیا فرماتے ہیں؟

جواب: فرماتے ہیں کہ ابن عربی رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ اوتاد میں سے ایک اوتاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر ہوتا ہے اور اس بات کو انہوں نے اپنی طرف منسوب کیا کہ یہ خود حضور ﷺ کے دل پر تھے اللہ تعالیٰ نے جن کے دلوں کو اپنی بصیرت سے منور کیا ہے اور ان کو حسد کی بیماریوں سے پاک فرمایا وہ خوب جانتے ہیں گویا کہ آپ بلند تر بزرگ تھے جس کی انہیں اطلاع اللہ کی طرف سے بطور کشف ملی اور بعض حضرات وہ ہیں جو قلب ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور ابراہیم علیہ السلام سے علوم و معارف میں سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ان سے بڑھ کر نہیں۔

سوال نمبر 56: کسی نبی کے دل پر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی نبی یا فرشتے کے دل پر ہونے سے مراد یہ ہے کہ اولیاء کرام کو معارف الٰہیہ میں اس نبی جیسا دل دیا جاتا ہے تو جو علوم و معارف ان کے دل پر وارد ہوتے ہیں وہ ان کو بھی نصیب ہوتے ہیں اور دل کو اس لئے خاص

فرمایا کیونکہ علوم الہیہ دلوں پر وار ہوتے ہیں اور جو علم بڑے فرشتے یا رسول کے دل پر وارد ہو گا وہ ان کے دل پر بھی وارد ہو گا جیسا کہ کہا جاتا ہے فلاں فلاں کے قدم پر ہے تو اس تصوف میں اس کا معنی بھی یہ ہی ہے۔

سوال نمبر 57: ابدال کے متعلق احادیث جو وارد ہوئیں ہیں ان کے بارے میں ابن جوزی کا کیا موقف ہے؟

جواب: ابن جوزی رحمہ اللہ نے ان احادیث پر طعن کیا ہے اور ان پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔

سوال نمبر 58: امام سیوطی رحمہ اللہ نے ابدال کی احادیث میں کس کا تعاقب فرمایا ہے؟

جواب: امام سیوطی رحمہ اللہ نے ابن جوزی رحمہ اللہ کا تعاقب کیا اور ابدال کے بارے میں وارد احادیث کو صحیح فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ اگر آپ چاہے تو ان کو متواتر بھی کہہ سکتے ہیں پھر فرمایا: اس طرح کی احادیث متواتر معنوی تک پہنچی ہوئی ہیں یوں کہ ان کے وجود کی صحت قطعی ہے۔

سوال نمبر 59: ابدال کے بارے میں وارد احادیث کے بارے میں علامہ سخاوی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ابدال کے بارے میں مختلف الفاظ سے کئی سندوں سے احادیث منقول ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں پھر ان کے بارے میں احادیث کو بیان فرمایا اور فرمایا: تمام مذکورہ احادیث میں سب سے زیادہ صحیح وہ حدیث ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ ابدال چالیس ہیں جب بھی ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ پہ مقرر فرما دیتا ہے اور ان کی برکت سے لوگوں کو بارش سے سیراب کیا جاتا اور دشمنوں کے خلاف فتح نصیب ہوتی اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے، علامہ سخاوی مزید فرماتے ہیں کہ: اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہی ہیں سوائے شریح بن عبید کے یہ تو ثقہ ہیں۔

سوال نمبر 60: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ابدال کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں نیز ان کے نزدیک کیا غوث کا ثبوت ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابدال کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں کچھ صحیح ہیں اور کچھ غیر صحیح بہر حال بعض احادیث میں قطب کا تذکرہ یہ خیر بھی آیا ہے اور غوث جو صوفیہ کے ہاں مشہور ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

سوال نمبر61: ان من علامات الابدال ان کا یولد لھم وانھم لایلعنون شیئا اس عبارت کی مختصر وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ بعض روایتوں میں ہے کہ ابدال کی علامت میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی اولاد نہیں ہوتی اور نہ یہ کسی چیز پر لعنت کرتے ہیں۔

سوال نمبر62: امام شافعی رحمہ اللہ قطب کی تفسیر کس سے کرتے ہیں نیز حافظ ابن حجر کے قول کہ غوث کا ثبوت نہیں اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام شافعی رحمہ اللہ قطب کی تفسیر غوث سے کرتے ہیں لہذا غوث وقطب ایک ہی ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کی مراد یہ ہے کہ غوث کا احادیث نبویہ میں کہی ذکر نہیں آیا بہر حال اس کے ثبوت کے لئے اس کی شہرت اور اس کی خبر کا مشہور ہونا اور اس کا اس پاک راستے کے لوگوں میں ذکر ہونا ہی کافی ہے واللہ اعلم ورسولہ اعلم، بہر حال ابن حجر رحمہ اللہ فتاوی حدیثیہ میں امام یافعی کے حوالے سے دوسری حدیث اختصار اور الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر فرمائی ہے پھر فرمایا کہ: امام یافعی فرماتے ہیں کہ بعض عارفین نے کہا کہ حدیث میں جس ایک فرد خاص کا ذکر آیا ہے وہ قطب ہی ہے اور یہ ہی غوث بھی ہے۔

سوال نمبر63: والحدیث الذی ذکرہ صح فیہ فوائد خفیہ وہ خفیہ فوائد کون کونسے ہیں واضح فرمائیں؟

جواب: جن صحیح احادیث کو ذکر کیا گیا ان میں کچھ فوائد مخفی ہیں:

(1) کبھی کبھار جواب دیا جاتا ہے کہ ان قطب وابدال وغیرہ کی تعداد تعداد اصطلاحی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ بعض روایتوں میں ان کی تعداد مختلف آئی ہے جیسے ابدال وغیرہ لہذا یہ اہل صوفیاء کی اصطلاح ہیں،

(2)یہ احادیث فرشتوں کے انبیاء کرام سے افضل ہونے کا تقاضا کرتی ہیں جبکہ ہمارے ہاں انبیاء کرام بالاتفاق فرشتوں سے افضل ہیں۔

(3)اور یہ احادیث تقاضا کرتی ہیں کہ میکائیل علیہ السلام حضرت جبریل سے افضل ہیں حالانکہ مشہور اس کے برعکس ہے اور اسرافیل علیہ السلام میکائیل سے افضل ہیں۔

سوال نمبر64: حضرت جبریل افضل ہیں یا اسرافیل علیہ السلام اجابۃ الغوث کی روشنی میں واضح فرمائیں؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حضرت جبریل سے افضل ہونے میں اختلاف ہے اس بارے میں دلائل مختلف طرح کے ہیں اس بارے میں دو قول ہیں:

(1)جبریل افضل ہیں کیونکہ یہ انبیاء ورسل تک پیغام لے جانے والے اور صاحب سر ہیں اور ان کی خدمت پر مقرر ہیں۔

(2)اسرافیل علیہ السلام افضل ہیں کیونکہ یہ تمام مخلوق کے صاحب سر ہیں اس لئے کہ لوح محفوظ ان کی پیشانی میں ہے جس پر ان کے علاوہ کوئی مطلع نہیں ہوتا یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے انہی سے اطلاع پاتے ہیں اور آپ صاحب صور بھی ہیں جس کو آپ پکڑے ہوئے ہیں اور قیامت اور حکم ملنے کے انتظار میں ہیں تاکہ اس میں صور پھونکے پس ہر شے فناء ہو جائے گی سوائے اس کے جس کو اللہ مستثنی فرمائے۔

سوال نمبر65: علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کا شیخ محمد جوینی رحمہ اللہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان فرمائیں؟

جواب: علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ: اس مسئلہ میں مجھے اپنے بعض اساتذہ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا ہے چونکہ میری پرورش اولیاء کرام کے اس گروہ سے تعلق رکھنے والے بعض بزرگوں کی آغوش میں ہوئی ہے جس کی وجہ سے میرے ہاں ان کے کلام کی بڑی توقیر وعظمت ہے جب میں علوم ظاہرہ پڑھنے لگا تو اس وقت میری عمر تقریبا چودہ سال تھی، میرے استاذ محترم حضرت امام ابو عبد اللہ جن کے تقوی وطہارت اور عبادت وزہد پر اجماع ہے اور جنہوں نے مصر کے جامع ازھر میں حضرت شیخ محمد جوینی رحمہ اللہ سے تعلیم حاصل کی تھی ان کے پاس میں نے مختصر ابی شجاع پڑھی تھی اور ایک مدت تک میں شیخ جوینی کے پاس رہا ہوں،

ایک دن ان کی مجلس میں قطب و نجباء ونقباء اور ابدال وغیرہ کا ذکر چھڑ گیا تو انہوں نے بڑی سختی سے ان کا انکار کر دیا اور فرمایا ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں کچھ منقول ہے، ابن حجر فرماتے ہیں میں حاضرین مجلس میں سب سے چھوٹا تھا میں نے ان سے عرض کی!

معاذاللہ بلکہ یہ ایسا سچ و حق ہے جس میں کوئی شک نہیں کیونکہ اولیاء اللہ نے ان کی خبریں دی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹ سے محفوظ رکھا ہوا ہے اور ان کے بارے میں نقل کرنے والوں میں امام یافعی بھی ہیں جو علوم ظاہرہ و باطنہ کی جامع شخصیت ہیں، یہ سن کر شیخ نے اور زیادہ انکار کیا اور میرے ساتھ اور زیادہ سختی سے پیش آئے،

میرے پاس خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اور میں نے دل میں سوچا کہ اس بارے میں میری مدد سوائے ہمارے استاذ شیخ الاسلام والمسلمین امام الفقہاء وعارفین حضرت ابو یحییٰ زکریا انصاری کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا، میری عادت تھی کہ میں شیخ جوینی کا ہاتھ پکڑ کر حضرت شیخ زکریا کے پاس لے جایا کرتا تھا کیونکہ شیخ جوینی نابینا تھے چنانچہ شیخ جوینی جب بھی شیخ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے جاتے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوتا بہرحال اس واقعہ کے بعد جب میں شیخ جوینی رحمہ اللہ کے ساتھ شیخ کی بارگاہ میں جانے لگا تو ان کے محلے کے قریب پہنچ کر میں نے شیخ جوینی سے عرض کی کہ میں شیخ سے قطب وغیرہ کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں تو کوئی حرج والی بات تو نہیں ہے،

تاکہ ہمیں اس بارے میں ان کا نظریہ معلوم ہو جائے خیر جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو شیخ الاسلام شیخ جوینی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا بہت زیادہ اکرام فرمایا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور پھر میرے حق میں بھی دعائیں فرمائی اور ان میں سے ایک دعا یہ تھی: اے اللہ اس کو دین میں فقاہت عطا فرما اور شیخ میرے لئے اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے بہرحال جب شیخ صاحب نے اپنی گفتگو مکمل فرمالی تو شیخ جوینی واپس لوٹنے لگے تو میں نے شیخ الاسلام کی بارگاہ میں عرض کیا!

قطب واوتاد و نجباء اور ابدال وغیرہ جن کا صوفیاء ذکر وغیرہ کرتے ہیں کیا وہ حقیقت میں بھی موجود ہیں؟

فرمایا: ہاں اللہ کی قسم اے بیٹے!

میں نے ان سے شیخ جوینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ شیخ تو ان کے منکر ہیں اور جو ان کا تذکرہ کرتا ہے اس کا شدت کے ساتھ رد کرتے ہیں تو شیخ الاسلام نے یہ سن کر فرمایا: کیا ایسا ہی ہے اے شیخ محمد آپ کئی بار یہ ہی جملہ دہراتے رہے یہاں تک کہ شیخ جوینی نے عرض کیا: اے شیخ الاسلام میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق اور اپنے مؤقف سے توبہ کی تو شیخ الاسلام نے فرمایا اے جوینی مجھے تم سے یہ توقع تھی پھر اس کے بعد ہم ان کی مجلس سے اٹھ گئے اور میں نے جو کچھ جسارت کی تھی اس پر شیخ جوینی رحمہ اللہ نے مجھے کسی طرح کا عتاب نہ فرمایا۔

سوال نمبر 66: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ابدال میں سے ہو گا وہ تین چیزیں کون کونسی ہیں؟

جواب: (1) وہ لوگ جن کے ذریعے دنیا اور دنیا والوں کا قوام ہو۔

(2) اللہ کی رضاء پر راضی رہنے والا ہو۔

(3) اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر کرنے والا ہو اور اللہ کی رضا کے لئے ہی غضب کرنے والا ہو۔

سوال نمبر 67: جو ہر روز کونسی دعا کتنی بار پڑھے گا تو ابدال میں سے لکھا جائے گا نیز ابدال میں لکھے جانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کتاب اللہ والوں کی باتوں میں ہے کہ جو ہر روز دس مرتبہ یہ دعا (اللھم اصلح امۃ محمد وفرج الکرب عن امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد) پڑھے گا تو اسے ابدال کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

شبر املسی حاشیہ مواھب میں فرماتے ہیں کہ ابدالوں میں لکھے جانے سے مراد اس کا ان کی مثل ہونا ہے وصف و مصاحبت میں یوں کہ قیامت کے دن اس کا حشر ابدالوں کے ساتھ ہو گا نہ کہ وہ خود ابدال بن جاتا ہے لہذا یہ بات منافی نہیں ہے اس کے جس نے ایسے شخص کو ابدالوں میں سے کہا اگرچہ اس کی کثیر اولاد ہو وہ ان ابدالوں کے اوصاف کو پالے گا یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ما قبل کلام ہوا کہ ان ابدالوں کی اولاد نہیں ہوتی۔

الباب الثالث

فی الکلام علی بعض احوال القطب الغوث نفعنا اللہ تعالیٰ بہ

سوال نمبر 68: قطب کا مسکن مکہ یا یمن کس اعتبار سے ہے واضح فرمائیں؟

جواب: قطب کا مکہ یا یمن جو مسکن ہے یہ بعض اوقات کے اعتبار سے ہے یا اکثر اوقات کے اعتبار سے ہے اس بات کی تائید وہ کلام کرتا ہے جو امام عبد الوھاب شعرانی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ امداد ربانی سیدی علی خواص سے نقل کیا ہے

کہ امام شعرانی نے اپنی کتاب الجواھر الدرر میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے عرض کیا: کیا قطب غوث ہمیشہ مکہ میں رہتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے؟

فرمایا: قطب کا دل رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گھومتا رہتا ہے اس کی بارگاہ سے نکلتا نہیں ہے جیسے لوگ بیت حرام کا طواف کرتے رہتے ہیں اور قطب رب تعالیٰ کا ہر جہت سے مشاھدہ کرتا ہے اور ہر جہت سے قطب کے ہاں اللہ تعالیٰ کسی بھی حیز وجگہ میں نہیں ہوتا کہ وہ اس سے پاک ہے جیسے لوگ کعبہ کے گرد گھومتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے اعلیٰ صفت ہے اور قطب اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاتا رہتا ہے ان تمام چیزوں کی جو مخلوق پر نازل آتی ہیں چاہے بلائیں ہوں یا امدادیں ہوں پس اس کا سر ہمیشہ واردات کے بوجھ سے درد میں مبتلاء رہتا ہے اور رہا اس کا جسم تو وہ نہ مکہ کے ساتھ خاص ہے اور نہ کسی اور مقام کے ساتھ بلکہ جہاں اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔

سوال نمبر 69: تمام شہریوں میں کامل شہر اور تمام گھروں سے کامل گھر اور تمام لوگوں سے کامل شخص کون ہے؟

جواب: تمام شہریوں سے کامل شہر مکہ شریف ہے اور تمام گھروں سے کامل گھر بھی کعبۃ اللہ ہے اور ہر زمانے میں تمام لوگوں سے اکمل وکامل قطب ہوتا ہے اور حرم شریف قطب کے جسم کی نظیر ہے اور بیت اللہ اس کے دل کی نظیر ہے۔

سوال نمبر 70: یتفرع الامداد عنہ للخلق بحسب استعدادھم اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ مخلوق کو قطب سے امداد الٰہی ان کی طاقتوں کے مطابق ہی حاصل ہوتی ہے یعنی اللہ کی طرف سے تجلیات و انوار اور امدادیں سب سے پہلے قطب پر نازل ہوتی ہیں پھر ان کے ہاتھوں سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 71: زیادہ امدادیں کہاں نازل ہوتی ہیں دلیل کے ساتھ واضح فرمائیں؟

جواب: زیادہ امدادیں مکہ شریف میں نازل ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ: جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں، اور خاص طور پر اس کے لئے جو دور دراز سے احرام باندھ کر مکہ شریف حاضر ہوتا ہے کیونکہ امدادات الٰہیہ اس بندے پر ہی نازل ہوتی ہیں جو اپنی نیکیوں کی طرف نظر نہ کرے اور فقیر ہو جائے بیشک خیرات فقیروں کو ہی ملا کرتی ہے بھرے ہوئے پیالے میں کون ڈالتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ۔

سوال نمبر 72: کونسے حاجی کو گناہوں سے پاک ہونے کی بشارت سے نوازا گیا ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے جس شخص نے حج کیا اور کوئی فضول کام اور فسق نہ کیا تو اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسے آج ہی اسے اس کی ماں نے جنا ہو یعنی گویا کہ وہاں سے اس کی ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور بعض لوگوں کی نیکیاں تو اس بلند و بالا مقام کے لحاظ سے گناہوں کی طرح ہوتی ہیں سوائے اس کے جسے اللہ مقدس و مکرم فرمائیں۔

سوال نمبر 73: کیا اولیاء میں کوئی قطب کے اخلاق کا احاطہ کر سکتا ہے؟

جواب: یہ ہی سوال امام شعرانی نے اپنے شیخ کی بارگاہ میں عرض کیا تھا تو جواب میں فرمایا: بہت کم اولیاء ہی قطب کو پہچان پاتے ہیں چہ جائے کہ اولیاء قطب کے اخلاق کا احاطہ کریں بل قال یہاں تک کہ فرمایا: بعض اولیاء قطب کو اپنی اپنی استعداد و طاقت کے مطابق ہی دیکھ سکتے ہیں اس کا نور کمال اتنا کہ اصلی حالت میں کوئی برداشت ہی نہیں کر سکتا جیسا کہ اس بارے میں آگے کلام آرہا ہے۔

سوال نمبر 74: جب کوئی ولی مقام قطبیت پر فائز ہو جاتا ہے تو کیا اس کی کوئی معینہ مدت ہوتی ہے اور کیا قطب معزول ہو سکتا ہے یا موت کی وجہ سے ہی معزول ہوتا ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قطب کی مدت بھی بقیہ ولایتوں کی طرح ہوتی ہے جب تک اللہ چاہے وہ اس مقام پر فائز رہتا ہے اور پھر معزول ہو جاتا ہے۔

اور شیخ سیدی علی خواص فرماتے ہیں کہ قطب کی کوئی معین مدت نہیں ہے جب کوئی قطب بن جاتا ہے تو موت کی وجہ سے ہی معزول ہوتا ہے کیونکہ عدل وانصاف سے نکل جانا قطب کی شان ہی نہیں کہ اس کو معزول کیا جائے۔

سوال نمبر 75: ان الفروع تابعة للاصول وقد اقام صلی اللہ علیہ وسلم فی القطبیت الکبری مدت رسالته وهی ثلاث وعشرون سنة علی الاصح اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: یاد رہے کہ فروع اصل کے تابع ہوتی ہیں اصل نبوت ہے اور فرع ولایت ہے جب اصل زائل نہیں ہو سکتی تو فرع بھی نہیں ہوتی، تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رسالت کی مدت میں مقام قطبیت پر جلوہ فرما رہے اور صحیح قول کے مطابق مدت رسالت یعنی اعلان نبوت کے بعد کی مدت 23 سال ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے معزول نہیں ہوئے نہ ہوں گے اور جو ممکن جانے وہ کافر وفاسق۔

سوال نمبر 76: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون؟

جواب: خلفاء راشدین میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

سوال نمبر 77: خلفاء راشدین کی مدت خلافت بیان فرمائیں؟

جواب: (1) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو سال تین ماہ، (2) اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساڑھے دس سال، (3) اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارہ سال رہی (4) نیز مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار سال نو ماہ۔

سوال نمبر 78: خلفاء محمدین میں سے سب آخری قطب کون ہیں نیز ان کے بعد قطب کون ہوں گے ؟

جواب: خلفاء محمدین میں سے آخری قطب حضرت امام مہدی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائے گے جو زمین میں اللہ کے خلیفہ ہوں گے اور مسند خلافت پر چار سال برکتیں لوٹائے گے اور آپ ہی امام مہدی کے بعد اپنے وقت کے قطب ہوں گے۔

سوال نمبر 79: کیا عہد قطبیت قطب پر ثقیل ہوتا ہے مع وجہ کے بیان فرمائیں ؟

جواب: جی ہاں عہدہ قطبیت قطب پر پہاڑوں کی طرح ثقیل ہوتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہی اس معاملے میں اس کی مدد فرماتا رہتا ہے کیونکہ آسمان سے زمین کی طرف جو بلائیں اترتی ہیں وہ پہلے قطب پر نازل ہوتی ہیں اسی وجہ سے قطب کا سر ہمیشہ درد میں مبتلاء رہتا ہے گویا کہ کوئی ضربوں سے مار رہا ہو اور دن رات اس کا سر اڑا جاتا ہو، اللہ اکبر ایک قطب کیسے زمین والوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

سوال نمبر 80: کوئی دو قطبوں کے نام بیان فرمائیں ؟

جواب: شیخ ابو نجا سالم فوی جو شہر فوہ میں مدفون ہیں ان کے بارے میں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ یہ بھی چالیس روز مقام قطبیت پر فائز رہے پھر انتقال فرما گئے اور بعض نے کہا کہ آپ دس روز مقام قطبیت پر جلوہ افروز رہے اور اسی طرح شیخ مدین عربی بھی مقام قطبیت پہ فائز تھے۔

سوال نمبر 81: کیا قطب کا اہل بیت میں سے ہونا شرط ہے ؟

جواب: سیدی علی خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قطب کا اہل بیت میں سے ہونا شرط نہیں کیونکہ عہدہ قطبیت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جسے چاہے عطا فرمادے لہذا اشراف و غیر اشراف نسب دونوں میں قطب پایا جاتا ہے۔

فصل

سوال نمبر 82: کیا قطب لوگوں سے چھپا ہوتا ہے نیز اس پر کون مطلع ہو سکتا ہے ؟

جواب: قطب اکثر لوگوں سے مخفی ہوتا ہے اس پر لوگوں میں مقام افراد پر قائم شخصیات ہی مطلع ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 83: قطب کے پوشیدہ رہنے کی وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: قطب پر ایسی چیزوں وارد ہوتی ہیں جسے مخلوق برداشت نہیں کرسکتی اور اس پر ایسی بھاری اشیاء نازل ہوتی ہیں جس کو اٹھانے سے مخلوق عاجز ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہیبت و قار کالباس پہنایا ہے تو ان کی عظمت و شان کی وجہ سے آنکھیں انہیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

سوال نمبر 84: کیا قطب واولیاء اکھٹے کہیں جمع ہوسکتے ہیں؟

جواب: امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اکثر اولیاء تو قطب کے ساتھ جمع بھی نہیں ہوسکتے جب اولیاء کا یہ حال ہے کہ قطب کی معرفت نہیں کرپاتے تو عام لوگوں کے بارے میں کیا کہنا کیونکہ قطب کی شان مخفی رہنا ہے اگر کسی شخص پر ظاہر ہو بھی جائے تو وہ ان کے چہرے کی طرف دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا سوائے اس کے جو تاب رکھتا ہو اور اہل ہو وہ دیکھ سکتا ہے۔

سوال نمبر 85: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے بھی کسی پر ہیبت طاری ہوئی؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ صحابہ کرام ایسے شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت سے گھبرایا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اپنے آپ سے بوجھ کو ہلکا کرو بیشک میں قریش کی ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی، اللہ اکبر یہ تو اس کی حالت تھی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر عاجزی فرمانے والے تھے تو قطب کو دیکھ کیوں کر نہ ہیبت پیدا ہو جو بالیقین زمین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے۔

سوال نمبر 86: کیا کسی قطب کا دیدار ممکن ہے اس پر کوئی حکایت بیان فرمائیں؟

جواب: جو ان کے دیدار کا اہل ہو اس کے لئے ان کا دیدار کرنا ممکن ہے بہر حال ان کے علاوہ کوئی ان کے دیدار کی سقط ہی نہیں رکھتا چنانچہ!

شیخ شرف الدین فرماتے ہیں کہ: شیخ عثمان خطاب نے مجھ سے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا:

جب میں نے شیخ ابو بکر دقدوسی کے ساتھ حج کیا تو میں نے ان سے مکہ کے قطب سے ملاقات کروانے کا عرض کیا تو فرمایا اے عثمان تم ان کی زیارت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو میں نے اپنے شیخ کو مقام ابراہیم اور آب زمزم کے درمیان اللہ کا واسطہ دے کر عرض کیا کہ مجھے زیارت کروائے تو فرمایا تم ان کے مابین بیٹھے رہنا جب تک وہ تشریف نہ لے آئیں تو اچانک میرا سر بھاری ہونے لگ گیا یہاں تک کہ غلبہ کی وجہ سے میری داڑھی میری رانوں سے جا ملی پس قطب تشریف لے آئے اور تشریف فرما ہو گئے اور کافی دیر تک شیخ ابو بکر سے گفتگو کرتے رہے تو شیخ نے قطب سے عرض کیا کہ آپ عثمان کو کوئی اچھی وصیت فرمائے اگر یہ زندہ رہے تو اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوں گے بہر حال جب قطب نے جانے کا ارادہ فرمایا تو سورت فاتحہ اور سورت قریش کی تلاوت فرمائی پھر تشریف لے گئے تو ان کے پیچھے پیچھے شیخ ابو بکر ان کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو جب آپ لوٹے تو کافی دیر تک میرا سر دباتے رہے یہاں تک کہ ان میں آپ کے کلام کو سننے کی طاقت پیدا ہو گئی تو فرمایا اے عثمان تم نے تو ابھی قطب کا کلام سنا ہے اور تمہارا یہ حال ہو گیا ہے اگر تم ان کو دیکھ لیتے تو تمہارا کیا بنتا، اس کے بعد میں یعنی عثمان جب بھی کسی کے پاس ٹھہرتے اور جب جانے لگتے تو قطب سے جو سنا تھا اس کی پیروی کرتے ہوئے تبرکا سورت فاتحہ اور سورت قریش پڑھ لیا کرتا تھے۔

سوال نمبر 87: قد سترت احوال القطب وھو الغوث عن العامۃ الخاصۃ غیرہ من الحق تعالیٰ علیہ غیر انہ یری عالما کجاھل وابلہ کفطن تارکا آخذا قریبا بعیدۃ سھلا عسرا آمنا حذرا اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ قطب جو کہ غوث ہوتا ہے اس کے احوال عام اور خاص لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخفی ہیں ہاں قطب عالم کو جاہل و بے وقوف اور چھوڑنے والے کو پکڑنے والا، قریب کو بعید، آسان کو مشکل، بے خوف کو خوف والا گمان کرتے ہے جیسا کہ پیچھے اس کا بیان ہو چکا اور یہ اس کی علامات میں سے ہے۔

سوال نمبر 88: کیا اوتاد و نجباء و ابدال وغیرہ کے احوال بھی مخفی ہیں؟

جواب: نہیں بلکہ اوتاد کے احوال خاص لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں اور ابدال کے احوال خاص اور عارفین پر ظاہر ہوتے ہیں بہر حال نجباء و نقباء کے احوال خاص طور پر عام لوگوں سے پوشیدہ ہیں ہاں ان میں سے بعض کے بعض پر

حالات ظاہر کر دیئے جاتے ہیں اور صالحین کے حالات عام و خاص سب پر روز روشن کی طرح واضح کر دیئے گئے ہیں تا کہ ان کی اتباع کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا: یہ اس لیے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے۔

الباب الرابع

فی بیان ماینزل علی القطب وکیفیۃ تصرفہ فیما یرد علیہ

سوال نمبر 89: کیا قطب پر بھی بلائیں نازل ہوتی ہیں؟

جواب: حضرت عبد الوھاب شعرانی رحمہ اللہ جواھر والدرر میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے عرض کیا کہ کیا مخلوق پر جو بلائیں اترتی ہیں وہ پہلے قطب پر اترتی ہیں پھر اس سے پھیل جاتی ہیں جیسے قطب پر نعمتیں اور امدادیں نازل ہوتی ہیں یا افاضے کا حکم فقط نعمتوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے؟

تو آپ نے فرمایا جی ہاں!

جو بلائیں تمام اہل زمین والوں پر اترتی ہیں وہ پہلے قطب پر نازل ہوتی ہیں پھر اس سے آگے پھیل جاتی ہیں پس جب قطب پر کوئی بلاء اترتی ہے تو اس کا خوف و قبول کے ساتھ استقبال کرتا ہے اور پھر انتظار کر رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوح محفوظ میں اس کے بارے میں کیا حکم فرماتا ہے، اگر تو اس میں کچھ محو و تبدیلی ظاہر ہو تو اللہ کا فیصلہ ہی نافذ ہوتا ہے اور قطب اس حکم کو اپنے دربار کے مجاور اہل سلوک کے ذریعے سے ان پر ایسے ڈالتا ہے کہ انہیں معاملے کا شعور بھی نہیں ہوتا اور اگر اس حکم میں کوئی تبدیلی و محو نہ کرنا ہو تو اس معاملے کو ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو قطب کے قریب ہوتے ہیں اور وہ امامان ہیں جو اس معاملے کو اٹھا لیتے ہیں پھر وہ اس معاملے کو ان کی طرف سپرد کر دیتے ہیں جو ان کے قریب ہوتے ہیں وہ اوتاد اربعہ ہیں یوں ہی معاملہ قطب کے تمام اہل دائر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے پھر بھی معاملہ مرتفع نہ ہو تو افراد اور عارفین یہاں تک عام مؤمنین میں بھی اس کو تقسیم کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ان سب کے اٹھانے کی وجہ سے دفع فرما دیتا ہے۔

سوال نمبر90: وكثيرا ما يجد احد في نفسه ضيقا وحرجا لايعرف سببه وبعضهم يحصل كه قلق يمنعه من النوم بالليل وبعضهم يحصل كه غفلة اس عبارت کی مکمل وضاحت فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ عام لوگوں پر جو بلائیں ظاہر ہوتی ہیں تو اکثر لوگ اپنے دل میں تنگی وحرج کو محسوس کرتے ہیں اور اس کا سبب بھی نہیں جانتے اور بعضوں کو تورات کو نیند بھی نہیں آتی اور بعض تو بلکل غافل ہوتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں یہاں تک کہ ایک حرف بولنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے اور یہ سب کچھ اس بلاء کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے اگر اترنے والی بلائیں تمام لوگوں پر تقسیم نہ کی جائیں تو جن پر بلاء نازل ہو گی سب آنکھ جھپکنے سے پہلے تباہ برباد ہو جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ: اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے۔

الخاتمة

سوال نمبر91: خاتمہ میں کیا کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: خاتمے میں قطب واولیاء کی کرامات کو بیان کیا گیا ہے۔

سوال نمبر92: ولی کا کیا معنی ہے واضح فرمائیں؟

جواب: اس میں دو باتوں کا احتمال ہے:

(1) "فَعِيْل" کا صیغہ "فَاعِل" سے مبالغہ ہو جیسے علیم اور قدیر وغیرہ اس وقت معنی ہو گا کہ وہ شخص جس میں اللہ کی عبادت لگاتار پائی جائے درمیان میں کوئی گناہ نہ پایا جائے۔

(2) "فعیل" مفعول کے معنی میں ہو جیسے قتیل مقتول کے اور جریح مجروح کے معنی میں ہے اس وقت معنی ہو گا ولی اس شخص کو کہیں گے جس کا اللہ ہمیشہ ولی بن چکا ہے اور وہ اس کی حفاظت ونگہبانی کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس میں خذلان یعنی وہ ذلت جو گناہوں پر طاقت ہے اس کو پیدا ہی نہیں فرماتا اور اسے عبادت واطاعت پر قدرت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَهُوَيَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ: اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

سوال نمبر 93: کیا ولی کا محفوظ ہونا شرط ہے؟

جواب: ولی کا محفوظ ہونا شرط ہے جیسے نبی کا معصوم ہونا شرط ہے لیکن محفوظ ہونے کا معنی یہ نہیں ہے کہ ان سے خطاء وزلل ہوتی ہی نہیں بلکہ ان سے خطائیں وغیرہ ہوتی ہیں تو ان کو توبہ کی توفیق دی جاتی ہے اور ان سے خطاؤں کا ہونا ان کے محفوظ ہونے کے وصف میں رکاوٹ نہیں ہے۔

سوال نمبر 94: کیا عارف سے زنا ہو سکتا ہے؟

جواب: حضرت جنید بغدادی سے پوچھا گیا کہ اے ابو القاسم! کیا عارف زنا کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

تو آپ نے کچھ دیر سر جھکایا پھر سر اٹھایا اور فرمایا: وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا: اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے۔

سوال نمبر 95: حالت ہوش میں ولی پر کونسی کیفیت غالب ہوتی ہے؟

جواب: یاد رہے (1) ولی حالت ہوش میں صدق دل سے اللہ سبحانہ کے حقوق ادا کرتا ہے، (2) پھر وہ ہر حالت میں مخلوق پر شفقت کرتا ہے اور مہربانی کرتا ہے (3) اور تمام مخلوق پر اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے، (4) پھر اچھے اخلاق کے ساتھ ان کی باتوں کو برداشت کرتا ہے (5) اور لوگوں کے مطالبے کے بغیر ہی وہ اللہ سے ان پر احسان کی درخواست کرتا ہے نیز وہ مخلوق کی نجات کے لئے اپنی پوری ہمت صرف کر دیتا ہے (6) اور ان سے انتقام نہیں لیتا اور اس بات سے بچتا ہے کہ کہیں اس میں ان لوگوں کے بارے میں کینہ پیدا نہ ہو، علاوہ ازیں وہ ان کے مالوں کی طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا (7) اور ان سے ہر قسم کا لالچ ترک کر دیتا ہے (8) اور زبان کو ان کی برائی بیان کرنے سے روکے رکھتا ہے (9) اور وہ ان کی برائیوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اور ان سے دنیا و آخرت میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں کرتا۔

سوال نمبر 96: کرامت کی تعریف بیان فرمائیں؟

جواب: کرامت کہتے ہیں کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر خرق عادت کام کا ظہور ہونا جس کا ظاہری حال اچھا ہو اور اس نے انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کیا ہو اور اس کا عقیدہ صحیح ہو اور عمل نیک ہو اور نبوت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہو۔

سوال نمبر 97: کرامت کی تعریف میں قیودات کو بیان فرمائیں؟

جواب: فرمایا کہ نبوت کا دعوی کرنے والا نہ ہو اس قید سے کرامت معجزے سے ممتاز ہو گئی اور فرمایا کہ کرامت کا جس سے ظہور ہو وہ صحیح عقیدہ رکھنے والا ہو اور نیک ہو اس سے استدراج اور اہانت دونوں نکل گئے اور معونت بھی نکل گئی جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے اور جو مسلمانوں کے ہاتھوں پر ظاہری خوارق عادات کام ہوتے ہیں وہ بھی نکل گئے۔

سوال نمبر 98: اہانت کی امثلہ بیان فرمائیں؟

جواب: اس کی یہاں تین امثلہ دی گئی ہیں:

(1) جیسے مسیلمہ کذاب نے ایسے شخص کے لئے دعا کی جو ایک آنکھ سے اندھا تھا اس نے اس آنکھ کے صحیح ہونے کی دعا کی تو وہ صحیح آنکھ سے بھی جاتا رہا۔

(2) اس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ گنجا ہو گیا۔

(3) اس نے کنویں میں تھوکا تاکہ پانی اور میٹھا ہو جائے لیکن پانی اور زیادہ نمکین و کھارا ہو گیا۔

سوال نمبر 99: خوارق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: خوارق کی چار قسمیں ہیں:

(1) معجزہ (2) کرامت (3) اھانت (4) معونت

بعض نے اسی پر اکتفاء کیا اور بعض متاخرین نے ارھاص واستدراج کو بھی خوارق میں سے شمار کیا ہے۔

سوال نمبر 100: ارہاص کسے کہتے ہیں مع مثالوں کے واضح فرمائیں؟

جواب: ارہاص کا لغوی معنی ہے: دیوار کی بنیاد رکھنا اور اصطلاحی معنی ہے: وہ خرق عادت کام جو کسی نبی سے دعوی نبوت سے پہلے صادر ہو۔

پہلی مثال: پتھروں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنا،

دوسری مثال: بادلوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرنا۔

سوال نمبر101: استدراج کی تعریف بیان فرمائیں؟

جواب: استدراج کہتے ہیں وہ خرق عادت کام جو کسی فاسق کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور یہ بغیر کسی سبب کے دعوی کے مطابق ہو جیسے فرعون سے جادو اور شعبدے صادر ہوتے تھے، اور جو خرق عادت کام کسی سبب سے ہو جیسے سانپوں کا کھانا اور سانپوں کا ڈسنا اور ان کے زہر کا اثر نہ کرنا وغیرہ۔

سوال نمبر102: عارف کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خرق عادت کام کی کتنی اور کون کونسی جہتیں ہیں؟

جواب: اس کی دو جہتیں ہیں:

(1) کرامت کی جہت: اس حیثیت سے کہ کرامت عارف کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے۔

(2) معجزے کی جہت: اس اعتبار سے کہ یہ کرامت اس نبی کے امتی سے صادر ہوتی ہے کیونکہ کرامت کو وہی بجا لاتا ہے جو دیانت میں سچا ہو اور دیانت سے مراد اس کا تصدیق کرنا اور رسول کی رسالت کا اقرار کرنا ہے اس کی اطاعت کرتے ہوئے یہاں تک کہ اگر کسی ولی نے خود ولی ہونے کا دعویٰ کیا بغیر اتباع نبی کے تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال نمبر103: معجزہ اور کرامت میں فرق بیان فرمائیں؟

جواب: خلاصہ کلام یہ ہے کہ معجزہ میں دعوی نبوت ہوتا ہے اور کرامت میں دعوی نبوت نہیں ہوتا،

(1) کرامت معجزے کی جنس ہے جیسے عصا کو سانپ میں بدلنا اور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ

(2) کرامت معجزے کی جنس میں سے نہیں ہے کیونکہ معجزہ کرامت سے ممتاز ہوتا ہے۔

سوال نمبر104: کیا اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دینا جائز ہے؟

جواب: حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ہی سوال کیا گیا تو فرمایا: جو کچھ انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہے وہ شہد کے مشکیزے کی طرح ہے جس سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اور وہ قطرہ اس مرتبے کی مثال ہے جو تمام اولیاء کرام کو حاصل ہے اور جو کچھ برتن کے اندر رہے وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہے۔

سوال نمبر105: بالنسبة الى الولی لایکون الا کرامة لخلوه عن دعوی من ظهر علی یده النبوة اس عبارت کی مکمل وضاحت فرمائیں؟

جواب: علامہ شامی رحمہ اللہ اس عبارت سے کرامت و معجزے کا صدور کن سے ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے اس کی کیفیت کو بیان فرمارہے ہیں کہ:

(1) معجزہ کا دعوی وہی کرتا ہے جو نبی ہو اور نبی کے لئے نبوت کا علم ہونا ضروری ہے جبکہ ولی کے لئے اپنی ولایت کا علم ہونا ضروری نہیں۔

(2) نبی سے خارق عادت یعنی معجزے کا صدور قصداً ہوتا ہے جبکہ ولی سے کرامات کا ظہور قصداً نہیں ہوتا۔

(3) معجزات سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ قطعی ہوتی ہے جبکہ ولایت سے ثابت شدہ قطعی نہیں ہوتی۔

تتمة

سوال نمبر106: کیا جو ولی سے کرامت ظاہر ہوتی ہے ولی کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: اس بات کو جان لینا چاہیئے کہ ولی سے جو کرامت ظاہر ہوتی ہے اس سے نہ اسے تنگ دلی ہوتی ہے اور نہ سکون بلکہ بعض اوقات اس قسم کی کرامات کے ظہور سے ان لوگوں کا یقین اور بصیرت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ان کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا فعل ہے پس وہ اس کے ذریعے اپنے عقائد کی درستگی پر استدلال کرتے ہیں،

خلاصہ یہ ہے کہ اولیاء کرام پر کرامات کے ظاہر ہونے کے جواز کا قول واجب ہے اور جمہور اہل معرفت کا یہی نقطہ نظر ہے چونکہ اس قسم کی خبریں اور واقعات کثرت سے منقول ہیں اس لئے اولیاء کرام سے ان کرامات کے ظہور اور ان کے اس بات کو جاننے سے ان اولیاء کا علم پختہ ہو جاتا ہے جس سے شکوک و شبہات اٹھ جاتے ہیں۔

سوال نمبر107: قرآن مجید سے اولیاء کرام کی کرامت کو ثابت فرمائیں؟

جواب: قرآن مجید میں اولیاء کرام کی کرامات پر جو باتیں گواہی دیتی ہیں ان میں حضرت مریم رحمہ اللہ کی کرامت بھی ہے: كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس نیا رزق پاتے، حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے انى لك هذا یعنی یہ تیرے پاس کہاں سے آیا تو حضرت مریم رحمہ اللہ فرماتی: هو من عند الله: وہ اللہ کے پاس سے ہے اور رب تعالیٰ نے فرمایا وهزى اليك بجزع النخلة تسقط عليك رطبا جنيا: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجورے گریں گی، جبکہ یہ کھجور کا موسم نہ تھا تو بے موسمی پھلوں کا آجانا آپ کی کرامت تھی اسی طرح اصحاب کہف کا واقعہ اور حضرت ذوالقرنین کا واقعہ اور حضرت خضر علیہ السلام کا دیوار کو کھڑا کرنا اور دیگر واقعات جو کرامت پر روز روشن کی طرح دال ہیں۔

سوال نمبر 108: قرآن پاک سے کسی نبی کے امتی کی کرامت بیان فرمائیں نیز حضرت عمر کی کرامت بھی بیان فرمائیں؟

جواب: قران پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی آصف بن برخیا کی کرامت بیان کی گئی کہ تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں لے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ شریف بیٹھ کر دور دراز علاقے میں گئے لشکر کے سپہ سالار حضرت ساریہ کو جمعہ کے خطبے میں نداء دی جو حضرت ساریہ سن کر فوراً دشمنوں پر مطلع ہو گئے۔

یوں ہی بے شمار کرامات و حکایات منقول ہیں اگر ان کی طرف توجہ کی جائے تو ہم اپنے موضوع سے ہٹ جائے گے اس مقالے کو بارہ سو چوبیس ہجری شوال بدھ کے دن مکمل کرنے میں کامیاب ہوا۔

عنصر رضا جامی عطاری